URDU ELECTIVE

Date: 19/4/20

Inter 2nd year

Lesson-07

بجوکا مصنف سریندر پرکاش

Objective Type

1. افسانہ بجوکا کے مصنف کا نام لکھیں؟
جواب: سریندر پرکاش

2. بجوکا کا مرکزی کردار کون ہے؟
جواب: ہوری

3. سریندر پرکاش کی پیدائش کب ہوئی؟
جواب: 1930ء

4. سریندر پرکاش کی پیدائش کہاں ہوئی تھی؟
جواب: پنجاب کے شہر لائل پور میں

5. بجوکا کس طرح کا صنف ہے؟
جواب: مختصر افسانہ ہے

## Short Question

1. ہوری کون ہے اور وہ پریم چند کے کس ناول سے تعلق رکھتا ہے؟
جواب: ہوری ایک غریب کسان ہے۔ وہ پریم چند کے ناول "گئودان" کا مرکزی کردار ہے۔

2. بجوکا کسے کہتے ہیں؟ افسانہ نگار نے اس کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟
جواب: بجوکا بانس یا درخت کی شاخوں سے بنا ہوا ایک مجسمہ

Scanned with CamScanner

Date..........................

MON TUE WED THU FRI SAT SUN

ہوتا ہے جب ٹوپی اور قمیض یا کرتا پہنا کر کھیت میں آدمی کی طرح کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اور پرندے اس سے ڈر کر کھیت سے دور رہیں۔

مصنف یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ محنت کش کو اس کی محنت کا پھل ملنا چاہیئے۔ اور اپنی چیز کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

۳۔ ہوری کے کتنے بیٹے تھے اور ان کا کیا حشر ہوا؟

جواب۔ ہوری کے دو بیٹے تھے۔ ایک گنگا میں نہا رہا تھا کہ ڈوب گیا اور ~~دوسرا~~ دوسرا پولیس مقابلے میں مارا گیا۔

۴۔ ہوری پر کن کن لوگوں کی پرورش کا بار آ پڑا تھا؟

جواب۔ ہوری پر دو بیٹوں کی بیویاں اور ان کے پانچ بچے کی پرورش کا بار تھا۔

۵۔ ہوری نے اپنے گھر والوں کو کیا وصیت کی؟

جواب۔ ہوری نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی۔ ۔ سنو ۔۔ یہ شاید ہماری آخری فصل ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اپنی فصل کی حفاظت کیلئے پھر کبھی بجوکا نہ بنانا۔ اگلے برس جب ہل چلیں گے بیج بویا جائے گا اور بارش کا امرت کھیت میں سے کونپلوں کو جنم دے گا۔ تو مجھے وہیں پھانسی پر باندھ کر کھیت میں کھڑا کر دینا۔ بجوکا کی جگہ پر۔ میں تب تک تمہاری فصلوں کی حفاظت کروں گا جب تک مجھ میں آگے بڑھ کے کھیت کی مٹی کو نگل نہیں لے گا تمہارے کھیتوں کی مٹی بکھر کر مٹی ہو جائے گی۔ مجھے وہاں سے ہٹانا نہیں۔ وہیں رہنے دینا۔

Scanned with CamScan

# Long Question

۱۔ سریندر پرکاش کی سوانح حیات اور ادبی کارناموں کا جائزہ لیجیے؟

جواب:۔ سریندر پرکاش کا اصل نام سریندر کمار تھا۔ ان کی پیدائش 1930ء کو پنجاب کے شہر لائل پور (فیصل آباد پاکستان) میں ہوا تھا۔ 1947ء میں والدین کے ساتھ پاکستان سے دہلی آگئے تھے۔ گھریلو پریشانیوں کے باعث باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ کہانیاں اور ناول لکھے۔ ریڈیو میں اسکرپٹ رائٹر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

سریندر پرکاش کا پہلا افسانہ "دوپٹا" تھا جو لاہور کے ایک ہفتہ وار پارس میں شائع ہوا۔ "نئے قدموں کی چاپ" اور "رونے کی آواز" جیسے علامتی اور تجریدی افسانے لکھے۔

سریندر پرکاش کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم" 1968ء میں دوسرا مجموعہ "برف پر مکالمہ" 1981ء میں تیسرا مجموعہ "بازگوئی" 1988ء میں اور چوتھا "حاضر حال جاری" 2002ء میں شائع ہوا۔ سریندر پرکاش کو کئی ریاستی ادبی اعزاز اور مجموعہ "بازگوئی" پر ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ پیش کیا گیا تھا۔